ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر راشد اسلام

شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، اسلام آباد

اردو تاریخ نگاری میں مولانا شبلی نعمانی کا مقام و مرتبہ

Dr- Rashid Islam*

Department of Urdu, International Islamic University Islamabad, Islamabad.

***Corresponding Author:** malikrashidislam94@gmail.com

The Place and Position of Molana Shibli Nomani in Urdu Historiography

Molana Shibli Nomani considered one of the important Urdu Historian in the world. He has most eminent and important position in the Historiography among the entire historian of India who wrote history in Urdu language during 19th century. Molana Shibli received his early education from different institutions. After receiving his traditional Muslim education from different renowned scholars of the time later on Shibli finally entered in the circle of Sir Syed Ahmad Khan. Shibli looked the position of Muslims and tried to boost up them again according to the glorious period of past. That's why Shibli work on the remarkable personalities and wrote biographies i.e. Seerat ul Nabi, Al-Farooq, Al-Mamoon and Al-Ghazali etc.

Key Words: *Molana Shibli Nomani, historian, important position in Historiography, glorious period of past, biographies, Seerat ul Nabi, Al-Farooq, Al-Mamoon, Al-Ghazali.*

تاریخ کے ساتھ علامہ شبلی کا ذہنی لگاؤ تھا۔ عام طور سے تاریخ کو خشک اور ادق مضمون سمجھا جاتا ہے۔ شبلی پہلے شخص ہیں جنھوں نے اپنے معجز و قلم سے تاریخ جیسے خشک مضمون کو علمی و ادبی پیرائے میں تحریر کر کے یہ باور کرادیا کہ قدرت بیان ہو تو دقیق علمی مباحث بھی دلچسپ بن جاتے ہیں۔ انھوں نے تاریخ اور فلسفہ جیسے خشک موضوعات کو بھی مزیدار اور دلچسپ بناتے ہوئے اپنی فنی صلاحیتوں کا ثبوت دیا ہے۔ وہ اپنے مفہوم اور مطلب کو

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25

ماخذ تحقیقی مجلہ

واضح کرنے کے لیے عربی اور فارسی کے لفظوں سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ان کی ہر تاریخی تصنیف درجہ اول کے ادب میں شمار کی جاتی ہے۔ شبلی کی طرز تحریر صاف، رواں اور سادہ ہوا کرتی تھی جو ایک عام قاری کو بھی بڑی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے۔

مذہبی تاریخ کو جو حسن علامہ شبلی نے عطا کیا وہ انھیں کا حصہ ہے۔مہدی افادی نے شبلی کو تاریخ کا معلم اول قرار دیا ہے۔خود شبلی نے ابتدائے تصنیف و تالیف سے اپنی تصنیفات کا میدان تاریخ کو قرار دیا تھا۔چنانچہ وہ مدۃ العمر تاریخ کی خدمت کرتے رہے اور اردو کو چند لازوال تاریخی کتابوں سے بہرہ ور کیا۔المامون، الفاروق، سیرۃ النبی ﷺ، اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر اور متعدد تاریخی مقالات ان کے قلم سے نکلے۔جو ان کے گہرے تاریخی شعور اور امور خانہ بصیرت کے نمونے ہیں۔جو نہ صرف ان کے لیے بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے قابل فخر کاوشیں ہیں۔علامہ شبلی اردو کے پہلے ایسے مورخ ہیں جنھوں نے ابن خلدون کے بعد اصول تاریخ نگاری کی طرف توجہ دی اور اس کے اصول وضوابط وضع کیے۔ڈاکٹر سید عبد اللہ لکھتے ہیں:

> "وہ صرف مورخ ہی نہ تھے بلکہ ایک خاص فلسفہ تاریخ کے واضع و نقاد بھی تھے انھوں نے مغرب اور مشرق کے تاریخی سرمائے پر جو تنقید کی ہے وہ بلا شائبہ مبالغہ اصول تاریخ کے لیے ایک فاضلانہ اور عالمانہ دستور اساسی کا حکم رکھتی ہے۔"[1]

تاریخ میں شبلی کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے تاریخ انسانی (خصوصاً تاریخ اسلامی) پر فلسفیانہ نظر ڈالی ہے۔وہ صرف مورخ ہی نہ تھے بلکہ ایک خاص فلسفہ تاریخ کے واضع اور نقاد تھے۔انھوں نے مشرق اور مغرب کے تاریخی سرمائے پر جو تنقید کی ہے وہ بلا شبہ مبالغہ اصول تاریخ کے لیے ایک فاضلانہ اور عالمانہ دستور اساسی کا حکم رکھتی ہے۔اس سلسلے میں شبلی نے یورپ کے مورخ فلسفیوں کے افکار سے بھی فائدہ اٹھایا ہے اور مسلمان علمائے تاریخ کے خیالات سے بھی استفادہ کیا ہے۔پھر ان سب معلومات کی بناء پر مسلمانان ہند کی جدید قومی زندگی کے مصالح کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک نئے فلسفہ تاریخ کی بنیاد ڈالی۔

شبلی کے نزدیک فطرت کے واقعات نے انسان کے حالات میں جو تغیر پیدا کیے ہیں اور انسان نے عالم فطرت پر جو اثر ڈالا ہے،ان دونوں کے مجموعے کا نام تاریخ ہے۔"تاریخ کا نصب العین" ان واقعات اور حالات کا پتہ چلانا ہے جن سے دریافت ہو کہ موجودہ زمانہ گذشتہ زمانے سے کیونکر بطور نتیجہ پیدا ہوا۔شبلی کے نزدیک تاریخ کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25

ماخذ تحقیقی مجلہ

تدوین اجتماعی انسان کا بنیادی جذبہ ہے کیونکہ سرمایہ تاریخی قوموں کی بقاءاور زندگی میں مدد ہوتا ہے۔"تاریخ ہی قومی جوش کو زندہ رکھ سکتی ہے اگر یہ نہیں تو قوم قوم نہیں۔

علامہ شبلی کی اکثر سوانح عمریاں کہنے کو سوانح عمریاں ہیں مگر ان میں سوانح عمری سے کہیں زیادہ تاریخ ہی ان کے پیش نظر رہتی ہے۔اس کے علاوہ ان کا نصب العین مورخانہ ہے۔انھیں ان نتائج سے زیادہ سروکار رہتا ہے جو کسی شخص کے زمانے میں ظہور میں آئے۔اس خاص شخص کی ذات اور اس کی بوالعجبیاں کچھ زیادہ ان کے مد نظر نہیں رہتیں۔ان کے وجوہ سے ان کا طریق کار ان کی سوانح عمریوں میں بھی مورخانہ ہے۔شبلی ایک مسلسل تاریخ نگار نہ تھے۔ ان کی نظر تاریخ کے چند نمایاں ٹکڑوں اور حصوں پر پڑتی ہے۔یعنی ساری تصویر کے بجائے صرف چند نقطے۔تاریخ کے صرف ان ہی چند نقطوں کو ابھار دینا ان کا واحد نصب العین تھا۔ ۲

شبلی تہذیب و تمدن کے ارتقاء کو تاریخ کا ایک اساسی اصول تصور کرتے تھے۔انھوں نے اپنی تاریخ نویسی میں واقعات کے سلسلے میں اسباب واقعات پر بڑا زور دیا ہے۔ان کے تاریخی نظریات و تصورات میں اس خیال کو بڑی اہمیت حاصل ہے کہ طبعی اور جغرافیائی اثرات انسانی تاریخ کے مدوجزر میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی اکثر کتابوں میں ماحول کے اثرات کو واقعات کے لیے نہایت موثر مانا گیا ہے۔اختر وقار عظیم، شبلی کی تاریخ نویسی کے مقاصد بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"تاریخ لکھتے وقت شبلی کے پیش نظر دو باتیں تھیں، یا یوں کہیے کہ ان کے سامنے دو مقصد تھے۔اول تو یہ کہ وہ کسی طرح ان غلط فہمیوں کو دور کریں جو غیر مسلم مورخین نے مسلمانوں کے خلاف پھیلا رکھی تھیں۔یہ بات کسی صورت بھی شبلی کے خلاف نہیں جاتی، کیونکہ فنی اعتبار سے دیکھا جائے تو یہی ایک اہم کام تھا۔شبلی تاریخ کو کوئی نیا رنگ نہیں دے رہے تھے بلکہ وہ غلط انداز میں پیش کی ہوئی تاریخ کی تصحیح کر رہے تھے اور یہ بات بلاشبہ تاریخ نویسی کے بنیادی تقاضوں میں سے ایک ہے۔ ظاہر ہے اس مقصد کو دلیل بنا کر شبلی کو بحیثیت مورخ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔دوسری بات جسے شبلی کی مقصدیت کہا گیا ہے یہ ہے کہ وہ شکست خوردہ ہندوستانی مسلمانوں کو ان کے آباؤ اجداد کی عظمت کی داستانیں سنا کر وہ احساس کمتری دور کرنا چاہتے تھے جو جنگ آزادی میں شکست کھانے پر ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا تھا۔مجھے اعتراف ہے کہ تاریخ لکھتے وقت شبلی نے کبھی اس مقصد کو حقائق پر فوقیت نہیں دی۔ چنانچہ اگر انھوں نے کہیں اس مقصد کو پورا کیا بھی ہے تو واضح حقائق کی روشنی میں اور حقیقت حال بیان کر کے۔ان

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25
ماخذ تحقیقی مجلہ

کے یہاں کہیں ایسا نہیں ہوا کہ انھوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے تاریخی حقائق کو قربان کر دیا ہو۔اس صورت میں بھی ظاہر ہے کہ انہیں تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ وہ بلا شبہ ایک بڑے مورخ اور ایک ایسے بڑے مورخ تھے جنھوں نے بالعموم تاریخ نویسی کے لوازم اور فنی ضروریات کو نظر انداز نہیں کیا۔"۳

شبلی کو اردو کا پہلا فلسفی مورخ کہا گیا ہے اور یہ بات ہے بھی سچ۔ وہی پہلے شخص ہیں جنھوں نے اردو میں اول اول باقاعدہ تاریخ نویسی کے اصول اور قاعدے مرتب کیے اور انہیں عملی طور پر اپنی تصانیف میں برتنے کی کوشش بھی کی۔ شبلی نے اردو تاریخ کا ایک نیا تصور پیش کیا ہے اور ایک خاص معیار سے کام کیا۔ تاریخ کے جدید نظریہ کے مطابق حالات اور واقعات پر تحقیق اور عالمانہ بحث کر کے اس کو مغربی تصانیف کے ہم پلہ بنا دیا اور ساتھ ہی ساتھ دلچسپی اور شگفتگی کو برقرار رکھا۔ بقول مہدی افادی: ہم میں سے شبلی ایک ایسا شخص ہے جو بلحاظ جامعیت، وسیع النظری، غور و خوض اور مذاق فن کی حیثیت سے آج یورپ کے بڑے بڑے مورخوں کے پہلو بہ پہلو ہو سکتا ہے۔ فنی اعتبار سے سوانح نگاری اور تاریخ نگاری میں خاصا فرق ہے لیکن اس فرق کے باوجود شبلی کے یہاں ان دونوں میں فاصلے زیادہ نہیں رہتے۔ وہ بنیادی طور پر مورخ تھے ان کے سوانح پڑھتے وقت بار بار یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ سوانح سے زیادہ زمانے کی تاریخ کو اہمیت دے رہے ہیں۔ بے شبہ اردو کے تاریخی ادب میں علامہ شبلی کی یہ کوشش سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر

علامہ شبلی کی یہ تصنیف ۱۹۰۹ء کی ہے۔ ہندوستان میں انگریز مورخوں نے سیاسی اغراض کے پیش نظر مسلمانوں کو تختہ مشق بنانا اپنی سب سے بڑی عبادت سمجھ لیا تھا۔ ان کے اس رویے سے مسلمانوں میں بے چینی اور پستی کا تصور مضبوط تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔ شبلی کو اس پستی کو دور کرنے کی راہ ناموران اسلام کی عظمت کی معرکہ آرائیاں بیان کرنے میں نظر آئی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں کی عظمت کے گیت گانے کے ساتھ ساتھ اگر ان پر لگائے جانے والے الزامات کا جواب بھی دیا جائے تو کیا حرج ہے۔ یہی سوچ لے کر شبلی نے اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر کی داغ بیل ڈالی۔ بقول شبلی: اسلامی دنیا میں اورنگزیب کے بعد اس کے برابر کا کوئی شخص آج تک پیدا نہیں ہوا۔ انگریز بھی اس بات سے خوب واقف تھے۔ اس لیے انھوں نے ہندوستانی حکمرانوں میں سب سے زیادہ اسے ہی تختہ مشق بنایا اور ان واقعات کو جنھیں اورنگزیب کے لیے باعث فخر سمجھا جاتا تھا ایسے

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25

ماخذ تحقیقی مجلہ

رنگ میں پیش کیا کہ وہی واقعات اس کے لیے باعث رسوائی معلوم ہونے لگے۔اور نگزیب عالمگیر پر ایک نظر میں شبلی نے اورنگزیب پر عائد الزامات اور ان الزامات کے جوابات کو بڑے جامع اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔اختر وقار عظیم اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"اورنگزیب پر لگائے بے شمار الزامات میں سے ایک اہم الزام یہ تھا کہ اس نے تخت سلطنت پر بیٹھتے ہی ہندوؤں کو سرکاری ملازمتوں سے برطرف کر دیا۔اس الزام کے جواب میں مولانا شبلی نے ایسے ہندوؤں کی ایک طویل فہرست اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر میں دی ہے جو عالمگیر کے عہد حکومت میں اہم عہدوں پر فائز تھے۔بقول ان کے اس فہرست کے علاوہ سینکڑوں غیر اہم عہدوں پر ایسے ملازمین تھے جن کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اس فہرست کو دیکھنے کے بعد یورپی مؤرخوں کے من گھڑت اور بے بنیاد الزامات کی جو وقعت رہ جاتی ہے اس کا اندازہ آپ کر سکتے ہیں۔عالمگیر پر لگائے جانے والے دوسرے الزامات میں ایک اور الزام یہ تھا کہ اس نے امن وامان کی حالت میں بھی کئی بت خانے گرا دیے۔شبلی نے اس کے جواب میں باقاعدہ پہلے تو یہ بتایا کہ بلاوجہ بت خانے گرانا اور پرستش گاہ کو ٹھیس پہنچانا، نہ کبھی مسلمانوں کا شیوہ تھا اور نہ اب ہے۔اس کے بعد انھوں نے یہ کہا کہ اورنگزیب کے زمانے میں بھی "جس قدر بت خانے توڑے گئے وہ ان ہی مقامات کے تھے جہاں پر زور بغاوتیں ہوئیں۔عالمگیر ۲۵ برس تک دکن میں رہا وہاں ہزاروں بت خانے تھے لیکن کسی تاریخ میں بھی نہیں مل سکتا ہے کہ اس نے کسی بت خانے کو ہاتھ لگایا ہو"۔ظاہر ہے اگر وہ دکن کے بت کدوں کو گرائے بغیر رہ سکتا تھا تو اسے دوسری جگہوں کے بت خانوں کے قائم رہنے میں کیا اعتراض ہوتا۔"۴

شبلی کی یہ تصنیف بلاشبہ ان کی بہترین تصانیف میں سے ایک ہے۔کسی نے سچ کہا ہے کہ مؤرخ شبلی کے اصل خدوخال دیکھنے ہوں تو آدمی ان کے ساتھ کچھ وقت اورنگزیب کے دربار میں گزارے۔اس دربار میں اس کی ملاقات محقق، سچائی پسند، سادگی کے دلدادہ اور حقیقت پسند شبلی سے ہوتی ہے۔جس کی جھلکیاں اورنگزیب عالمگیر پر ایک نظر میں جابجا دکھائی دیتی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-25
ماخذ تحقیقی مجلّہ

حوالہ جات

۱۔ عبداللہ،سید،ڈاکٹر، سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی و فکری جائزہ سنگ میل پبلی کیشنز ،لاہور،۲۰۰۸،ص ۱۷۲

۲۔ ایضاً ص ۱۲۲

۳۔ اختر وقار عظیم، شبلی بحیثیت مورخ ابلاغ پبلشرز اردو بازار لاہور،۱۹۶۸ء،ص ۱۰

۴۔ ایضاً ص ۸۴۔۸۵

۵۔ محمد سلیم،ڈاکٹر، شبلی نعمانی حیات و تصانیف مجلس ترقی ادب لاہور، ستمبر ۲۰۱۵،ص ۱۰۲